SENATE OF PAKISTAN

NATE DEBATES

Tuesday, November. 22, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الذین امنو ا وعملو الصلحت یھد یھم ربھم بایمانھم تجری
من تحتھم الانھر فی جنت النعیم O دعوھم فیھا سبحنک اللھم
و تحیتھم فیھا سلم واخرد عو ھم ان الحمد للہ رب العلمین O

ترجمہ۔ بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں۔ ان کی دعا اس میں یہ ہو گی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہو اور انکی دعا کا خاتمہ یہ ہو کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہاں کا۔

جناب چیئرمین ۔ Question Hour کے بارے میں ۔ جی جناب راجہ صاحب۔

SENATE OF PAKISTAN

NATE DEBATES

Tuesday, November. 22, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الذین امنو ا وعملو الصلحت یھد یھم ربھم بایمانھم تجری
من تحتھم الانھر فی جنت النعیم O دعوھم فیھا سبحنک اللھم
و تحیتھم فیھا سلم واخرد عو ھم ان الحمد للہ رب العلمین O

ترجمہ۔ بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں۔ ان کی دعا اس میں یہ ہو گی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہو اور انکی دعا کا خاتمہ یہ ہو کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہاں کا۔

جناب چیئرمین ۔ Question Hour کے بارے میں ۔ جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین! پرسوں وزیر اعظم پاکستان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ عدالتوں کو چاہیے کہ وہ ضمانت کرتے وقت ذرا خیال رکھا کریں۔ اس پر یہ خدشہ پیدا ہوا تھا کہ میاں نوازشریف کے والد صاحب کے بعد اب کسی اور اہم رکن اپوزیشن کی باری آنے والی ہے۔ آج چوہدری شجاعت حسین جب لاہور سے آج کا سیشن attend کرنے کے لئے آ رہے تھے تو انہیں اسلام آباد میں گرفتار کر لیا گیا۔ یہ ماحول ایسا پیدا ہو رہا ہے جیسے اس ملک کے اندر نہ آئین ہے، نہ آئینی حقوق ہیں، نہ انسانی حقوق ہیں، نہ قانون ہے، نہ کسی عزت دار کی عزت رہ سکتی ہے اور نہ سب سے بڑے منتخب ادارے کے رکن ہوتے ہوئے کسی کو اتنی اجازت مل سکتی ہے کہ وہ اس ایوان میں جا کر proceedings میں حصہ لے سکے یہ معاملہ ۱۴۔ نومبر کے واقعات کی طرح انتہائی سنگین ہے۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو پرانی روش تھی اپوزیشن نہ برداشت کرنے کی اور خوف و ہراس کی ایک فضا پیدا کرنے کی اور اکثر اوقات کبھی ایک بہانہ بنایا جاتا ہے اور کبھی دوسرا۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں ایسے واقعات بھرے پڑے ہیں جہاں لوگوں کو انتہائی غیر موزوں بنیادوں پر اور الزامات کی بنیاد پر پکڑا گیا اور اندر رکھا گیا۔ ایسے محسوس ہوتا ہے اس معاملے میں بھی اسی قسم کی کارروائی کی گئی ہے اس لئے میں آپ سے استدعا کروں گا کہ ایک تو اس اجلاس میں produce کرنے کے لئے آپ کے سیکرٹریٹ کی طرف سے انہیں فوری طور پر production order کے تحت ہاؤس میں لانے کے لئے کہا جائے اور دوسرا میں priviliege motion move کرنا چاہتا ہوں آپ کی اجازت سے۔

جناب چیئرمین۔ پہلے تو Question Hour ہے ۔اس کا کیا کیا جائے ۔یعنی وہ تو آپ بعد میں ہی move کر سکتے ہیں ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ آج میرا خیال ہے کہ Question Hour کو suspend کر دیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔پھر کوئی mov e کرے تو ۔ کوئی اعتراض ہے ؟

Raja Muhammad Zafar-ul- Haq: I beg to move the Question Hour may be suspended today.

جناب چیئرمین۔ کیوں جی اقبال صاحب ۔

We do not have put the motion to the vote, if agreed then I think that it

stands suspended.

Syed Iqbal Haider: But there is one formal motion about [illegible] of the President and laying of the Ordinances and the report be done and then ...

Mr. Chairman: Report will be after this. If you lay the President's Address, it will take only two minutes.

راجہ محمد ظفر الحق۔وہ تو بعد میں بھی ہو سکتا ہے۔

Mr. Chairman: First we take up the privilege motion and then we will have it laid today.

(Question Hour suspended)

Syed Iqbal Haider: OK. Sir privilege motion.

Privilege Motion Re: The Arrest of Senator Ch. Shujaat Hussain

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq. Mr. Chairman, we raise a question of the breach of the privilege that Ch. Shujaat Hussain, a member of this august House has been arrested by the Islamabad Police when he was coming to attend the session of the Senate today afternoon. The arrest of the Senator is malafide and has been made to deter him to take part in the proceedings of the House today. It has been done with a view to create a sense of terror among the Members of the Senate. This arrest is also illegal and as such the Chairman of the Senate, according to our information, has, so far, not been officially informed of his arrest. This matter requires immediate intervention of this House and as such it may be taken up immediately for discussion and Ch. Shujaat Hussain may be brought in the House to attend the

sitting of the Senate.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

یہ ابھی formal ہے۔ بعد میں آپ تفصیل سے بات کرلیں ۔ جی جناب' بتائیں جی ذرا تھوڑی سی تفصیل۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔ جناب چیئرمین! چند دنوں سے یہ بات چل رہی تھی کہ اپوزیشن کے ارکان کے گرد پولیس سفید کپڑوں میں منڈلاتی پھر رہی ہے اور حکومت کا انداز ایسے دکھائی دیتا تھا کہ وہ اپوزیشن کو قطعاً برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے ۔ باوجود ان اعلانات کے کہ حکومت کی جانب سے جب یہاں پرسوں بحث ہو رہی تھی تو اس وقت بھی یہ کہا گیا کہ ماحول کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہم بھی خواہش مند ہیں اور اگر اپوزیشن بھی کسی معاملے پر بات کرنے کے لیے تیار ہو تو ہم اس ماحول کو بہتر انداز میں رکھنا چاہتے ہیں لیکن طویل عرصے کے تجربے سے یہی معلوم ہوا کہ آج تک ان کے بیانات کچھ اور کہتے رہے اور عمل کچھ اور ہے اور یہ دو عملی اور منافقت اس حد تک ہے کہ ایک ہاتھ تو آگے صلح کے لئے بڑھتا ہے اور ساتھ ہی پیٹھ میں خنجر بھی گھونپ دیا جاتا ہے۔ الزامات یہ لگائے جاتے ہیں کہ قرضے لئے ۔ قرضہ لینا اور اس سے کوئی کار خانہ لگانا کوئی نئی بات نہیں یہ حکومت نے بہت سارے ادارے ایسے قائم کئے ہوتے ہیں جو یہ سہولت بہم پہنچائیں کہ جو آدمی قرضہ لینا چاہے وہ قرضہ لے اس سے انڈسٹری لگائے اور یہ پوری دنیا میں ایک سلسلہ ہے ۔ پوری دنیا اس کو encourage کرتی ہے لیکن عجیب انداز ہے کہ جوں ہی کوئی آدمی اپوزیشن میں گیا حکومت میں نہ رہا تو پھر ایک بھر مار ہو جاتی ہے ان مقدمات کی اور الزامات کی جس سے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے جو کچھ بھی کارروائی کی ہے قانون کے دائرے میں نہیں آتی' لیکن اس میں ایک عجیب بات ہے کہ جو آدمی کاروبار کرتے ہیں۔ جو آدمی انڈسٹری لگاتے ہیں اگر وہ نادہندہ ہوں' اگر وہ قرضے واپس نہ کریں' اگر قانون کی اس قسم کی خلاف ورزی کریں تو بھی انسانی حقوق کا تقاضا ہے' قانون کا تقاضا ہے کہ پہلے ان کو نوٹس دیا جائے ۔ ان کو نوٹس دیا جائے کہ آپ کے خلاف ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ نے قرضہ اس طریقے سے حاصل کیا ہے' کیا یہ درست ہے ؛ تا کہ پتہ کیا جاسکے کہ یہ معلومات جو ہمارے سامنے لائی گئی ہیں صحیح ہیں یا نہیں ہیں اور اس آدمی کو کم از کم یہ موقعہ ملنا چاہئیے کہ وہ بیان کرسکے کہ جو واقعات جنہیں آپ سچ سمجھ رہے ہیں حقیقت میں ایسا نہیں ہے اس میں اصل پوزیشن یہ ہے

یں بیرو ں کے بغیر موقع فراہم کیئے [illegible] سے کسی آدمی کی تذلیل کر دی جاتی ہے اسے arrest کر لیا جاتا اور پھر اسے کہا جاتا ہے کہ اب explain کرو کہ تمھاری کیا پوزیشن ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اسی ہاؤس میں جب قرضوں کے بارے میں کہا گیا تھا تو خود چوہدری شجاعت حسین صاحب نے بھی کہا تھا کہ کابینہ کے اندر وزراء بھی ہیں جنہوں نے قرضے دینے ہیں ۔ وہ نادہندہ ہیں اور لاکھوں کے قرضے واپس کرنے ہیں ۔ انہوں نے واپس نہیں کئے لیکن یہ جو یک طرفہ اور selective قسم کی اور بوگس قسم کی accountability ہے ۔ اسی کو victimisation کہتے ہیں اور victimisation کیا ہوتی ہے ؟ کہ وہ الزام اگر کسی حکومتی جماعت کے کسی آدمی پر ہو تو اسے تو کچھ نہیں کہا جاتا لیکن اگر کوئی اپوزیشن میں ہو تو اتنا بڑا جرم بن جاتا ہے ' جو نا قابل معافی ہے ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان کی بھی توہین ہے اور اس ممبر کے privilege کی خلاف ورزی ہے اور یہ سیاسی عمل اور ان اداروں کا جو تقدس ہے ۔ اس کو بھی مجروح کرنے کی مذموم کوشش ہے ۔ اس کا فوری نوٹس لیا جانا چاہیے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ یہ تحریک جو ہم نے پیش کی ہے ۔ یہ اس غرض کے لئے پیش کی ہے کہ اس ہاؤس کا اور جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب ' جو کہ اس ادارے کے اور اس ہاؤس کے نہایت ہی قابل قدر رکن ہیں ' کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ ان کی گرفتاری سے نہ صرف ان کا بلکہ پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اس سے پہلے جناب والا ! جہاں تک قومی اسمبلی کا تعلق تھا ۔ چند واقعات قومی اسمبلی کے متعلق ہوئے لیکن یہ ادارہ اس غضب سے بچا ہوا تھا لیکن آج مقام افسوس ہے کہ یہ ادارہ بھی محفوظ نہیں رہا اور اس کے ایک معزز رکن کو گرفتار کی لیا گیا ہے ۔ ان کی گرفتاری سے ' ہم ان کے تمام سوالات سے جناب والا ! محروم ہو گئے ہیں ۔ آپ آج کے سوالات کی لسٹ دیکھیں گے ۔ اس میں بھی ان کے سوالات ہیں ۔ ان کی motions ہیں ۔ انہوں نے یہاں آنا تھا ۔ انہوں نے حصہ لینا تھا ۔ اس لئے جناب ' ان کا استحقاق مجروح ہوا ۔ جناب ' ان کی valuable contribution سے یہ تمام ہاؤس بھی محروم ہوا ہے اور اس کے لئے جناب والا ! ہم نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ یہ امر فوری مداخلت کا متقاضی ہے کہ اس میں فوری مداخلت کی جائے کیونکہ اس میں اگر فوری مداخلت نہ کی گئی تو اس کا مقصد یہ ہو گا کہ یہ معاملہ معرض التواء میں چلا

جائے ۔ ہم نہیں چاہتے کہ یہ معاملہ معرض التواء میں چلا جائے ۔ ہم ان کے بغیر یہاں کام نہیں کرنا چاہتے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہم میں سے ہوں ۔ میں عرض کروں کہ ہم ۸۷ کے ۸۷ اراکین ہاؤس میں تشریف لائیں اور یہاں ہاؤس میں آ کر اپنی موجودگی میں اپنی contribution کے بارے میں فرمائیں اور جناب والا ! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے ۔ ہم نے یہ بھی استدعا کی ہے کہ ان کو یہاں لایا جائے ۔ اس ہاؤس میں وہ آئیں ۔ یہ آپ کی powers ہیں اور جب تک وہ نہیں لائے جاتے ہم اس ہاؤس کی کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور ہمارے لئے یہ ناممکن ہو گا کہ ان حالات میں ' یہ خوف زدگی طاری کرنے کے لئے کیا گیا ہے خیال تو ان کا یہ ہے کہ شاید یہ خوف زدہ ہونگے ۔ ہم خوف زدہ نہیں ہوں گے لیکن احتجاج ضرور کریں گے کہ یہ بات غلط ہے ۔ یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے ۔ یہ اصولوں کے منافی ہے ۔ یہ شرافت کے منافی ہے اور اخلاق تقاضا کرتا ہے کہ کم از کم ان ممبران کو ' جن کو گرفتار کیا ہے ۔ اس ہاؤس میں لایا جائے تاکہ ان سے آپ سن سکیں کہ کن حالات میں ان کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ کیسے گرفتار کیا گیا ہے ؟ جناب والا ! اس لئے میں نہایت مودبانہ التماس کروں گا کہ آپ اس کی اجازت دیں اور ہم اس پر بحث کریں اور بحث کے ساتھ ساتھ حکم فرمائیں کہ چوہدری شجاعت حسین کو ہاؤس میں لا کر پیش کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی صوبیدار مندوخیل صاحب ۔ تھوڑا سا مختصر کریں کیونکہ ایک جیسا issue ہے ۔ آپ کو بھی موقع دیتے ہیں ۔ پہلے مندوخیل صاحب کر لیں ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔ جناب پرسوں یہاں تقریریں ہوئیں تو حکومتی پارٹی کی طرف سے بڑے دعوے اور قصے ہوتے رہے کہ ہم دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں ۔ جیسا کہ راجہ صاحب نے کہا کہ ایک ہاتھ بڑھاتے ہیں اور دوسرے ہاتھ میں چھری ہے تو ہم لوگ کب تک برداشت کریں گے ۔ جناب ' اس ملک میں جس سے بھی پوچھا جائے ۔ اس ایوان میں معزز اراکین نے قابل تحسین کام کیا ہے اور سارے پاکستان میں سینیٹ کی کارکردگی قابل داد ہے ۔ سب لوگ جانتے ہیں ۔ پہلے میاں شریف صاحب کو گرفتار کیا گیا تھا اور ان کو چھوڑ دیا گیا اور اب آج ہمارے سینیٹ پر حملہ ہوا ہے اور اس کے ایک معزز رکن کو گرفتار کر لیا

گیا ہے ۔ میں حکومتی بنچوں سے بھی درخواست کروں گا کہ یہ وقت آپ پر بھی آنے والا ہے اور میں کہتا ہوں کہ محترمہ بےنظیر بھٹو صاحبہ شیشے کے محل میں بیٹھ کر پتھر مارتی ہیں ۔ کل اگر ان کے شیشے کے محل کو پتھر لگ گیا تو شیشے سے ہائیڈروجن گیس نکل جائے گی پھر ان کی کیا حالت ہوگی؟۔ جناب والا' میں گزارش کروں گا کہ آپ اس ایوان کے custodian ہیں اور آپ پر فرض ہے کہ آپ فی الفور ہمارے معزز رکن کو اس ایوان میں لانے کا حکم صادر فرمائیں ۔ میں ایک اور بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں ' راجہ صاحب نے بینک کا حوالہ دیا کہ بینک کے ذریعے سے ان کو گرفتار کیا گیا ہے ' میں کہتا ہوں کہ بینک سے سب لوگوں نے قرضے لئے ہیں میرے خیال میں تو یہ ۱۹۷۲ والا بھینس والا کیس ہے وہ ہی اب دوبارہ زندہ ہوگیا ہے اور اس کیس میں چوہدری صاحب کو جیل میں بھیج دیا گیا ہے ۔بینک سے قرضہ لینا کوئی جرم نہیں ہے ' بینک کو قرضہ واپس نہ کرنا جرم ہے ۔ اگر کوئی ثابت کردے کہ چوہدری صاحب نے بینک سے قرضہ لے کر واپس نہیں کیا تو وہ بالکل مجرم ہیں ۔ میں آپ سے دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ فی الفور معزز رکن کو اس ایوان میں لانے کا حکم صادر کر دیں اور ہمارا اس ایوان میں ' چوہدری صاحب کی غیر موجودگی میں رہنا بہت زیادتی ہوگی ۔ میں احتجاج کے طور پر پانچ منٹ کے لیے walk out کرتا ہوں۔

(صوبیدار مندوخیل صاحب walk out کر گئے)۔

جناب چیئرمین۔جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل ۔جناب چیئرمین' جو تحریک استحقاق Leader of the Opposition نے پیش کی ہے میں بھی اس کے signatories میں شامل ہوں ۔ میں نے بھی اس پر دستخط کیے ہیں اور ہم سب کی جانب سے یہ ایک متفقہ تحریک استحقاق ہے ۔ جناب والا' خاص طور پر ۱۴ نومبر سے ایک دن پہلے جبکہ میاں نواز شریف صاحب کے والد صاحب کو گرفتار کیا گیا تو یہ بات ظاہر ہوئی کہ حکومت انتقامی کارروائیوں پر اتر آئی ہے اور جس طرح کہ تحریک نجات نے ہر مرحلہ کامیابی کے ساتھ طے کیا اور آگے بڑھ رہی تھی تو حکومت کو یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر ہم نے اپوزیشن کا راستہ نہ روکا اور ان کو مختلف جرائم میں ملوث کرکے اپنے راستے سے نہ ہٹایا تو آگے چل کر شاید یہ حکومت کے لیے کافی خطرہ بن جائے گا ۔ اس وجہ سے حکومت انتقامی کارروائیوں پر اتر

آئی ہے ۔ پہلے پہیہ جام ہڑتال کے بعد شیخ رشید احمد کو گرفتار کیا جو قومی اسمبلی میں اپوزیشن کی جانب سے ایک بلند پایہ مقرر تھے ۔ اس کے بعد ۱۴ نومبر سے ایک دن پہلے میاں نواز شریف صاحب کے والد صاحب کو گرفتار کیا گیا ۔ آج چوہدری شجاعت حسین کو گرفتار کیا گیا ہے اور شاید یہ سلسلہ آگے چلتے چلتے نوبت کہاں تک پہنچے گی کہ اپوزیشن میں کوئی vocal speaker یا کوئی ایسی اہم شخصیت نہ رہے گی کہ جس کو حکومت کسی نہ کسی بہانے سے گرفتار نہ کر لے اور خاص طور پر ایسے وقت میں گرفتاری عمل میں آئی جبکہ سینیٹ کا اجلاس شروع ہے اور قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہے اور قانونی اور آئینی طور پر ممبر کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ اجلاس میں آئے اور اپنا بھرپور کردار ادا کرے اور اپنے سوالات اور تحاریک استحقاق اور تحاریک التواء ' قانون سازی وغیرہ میں برابر کا حصہ لے ' لیکن چوہدری صاحب کو انتقامی طور پر ' راستے سے ہٹانے کے لیے یہ سب کچھ کیا گیا ہے ' کیونکہ آج بھی ان کے کافی سوالات ہیں اور وہ اس ایوان میں ایک موثر کردار ادا کر رہے تھے اس وجہ سے یہ کارروائی کی گئی ہے ۔ پہلے رولز میں تھا کہ اجلاس کے دوران کسی معزز رکن کو گرفتار نہیں کیا جاتا تھا اور سیشن سے ۱۴ دن پہلے اور ۱۴ دن بعد تک گرفتاری نہیں ہوتی تھی لیکن اب ایسے رولز بنائے گئے ہیں کہ ہر وقت یہ مشکل پیش آتی ہے ۔ جناب' آپ کی موجودگی میں ترمیم ہوئی تھی اور رول 72 (a) ہم نے اپنے رولز میں شامل کیا ہے جس سے چیئرمین صاحب کو بلکہ کمیٹی کے چیئرمین کو بھی یہ اختیارات حاصل رہیں کہ وہ کسی بھی ممبر کو جو کسی بھی جرم میں گرفتار ہو یا preventive detention میں نظر بند ہو جانے تو اسے سیشن کے دوران اجلاس کی کاروائی میں شرکت کیلئے لانے کے لئے حکم دے سکتے ہیں ۔ اسلئے ہم آپ سے استدعا کریں گے کہ آپ اس بارے میں فوری حکم جاری کریں کہ چوہدری شجاعت حسین کو اجلاس کی کاروائی میں شرکت کیلئے فوری طور پر لایا جائے اور پھر جب تک یہ سیشن جاری ہے ان کو سیشن میں باقاعدگی کے ساتھ لایا جائے ۔ اور ان کی حیثیت کے مطابق کسی بھی جگہ میں رکھا جائے نہ کہ تھانے میں اور جیل میں ۔ آپ نے پہلے بھی حکم جاری کیا تھا جس کے تحت ایم کیو ایم کے سینیٹرز کو ہاؤس میں لایا گیا تھا اور ان کو یہاں فیڈرل لاج اور انٹرنیشنل ہوٹل میں رکھا جاتا تھا اور پھر ان کو واپس لے جایا جاتا تھا۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ آپ فوری کاروائی کر کے اس privilege motion کو admit کریں اور چوہدری شجاعت حسین کو اجلاس کی کاروائی میں حصہ لینے کیلئے لائے جانے کا حکم صادر کریں۔

جناب چیئرمین۔ فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابھی راجہ صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے میں بھی اس میں شامل ہوں۔ اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے ۔ گو کہ ہمارے دوسری طرف کے بھائی ہمیشہ کہتے ہیں کہ اس ہاؤس اور پارلیمنٹ کی sanctity کا اور آئین کی بالادستی کا ہم خیال رکھنے کو کوشش کریں گے اور co-operate کرنے کی کوشش کریں گے ۔ لیکن پچھلے ۱۲ دنوں سے آپ نے دیکھا ہو گا کہ ۱۴ نومبر کے بعد بھی اور اس سے پہلے جو نیشنل اسمبلی کے اجلاس ہوتے رہے ہیں اس میں بھی سپیکر صاحب کی رولنگ کی جو دھجیاں اڑائی گئی ہیں وہ آپ کے سامنے ہے کہ سپیکر صاحب کی رولنگ کے باوجود۔۔۔ جو رولز آف بزنس نیشنل اسمبلی کے آئین کے تحت بنے ہوئے ہیں اور اس میں specify ہے کہ جب نیشنل اسمبلی کا سپیکر حکومت سے کہے کہ جو under arrest ممبران حضرات ہیں ان کو ہاؤس میں produce کیا جائے۔ تو حکومت ایسا ہی کرے لیکن ان کی اپنے ہی پارٹی کے سپیکر کو میں اس بات پر داد دیتا ہوں کہ انھوں نے institution کی خاطر partisan role ادا کرنے سے گریز کیا اور institution کی بالا دستی کو قائم رکھنے کی کوشش کی ہے لیکن مجھے موجودہ حکومت پر افسوس ہے اور میں یہ قوم کے سامنے واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ آئین سے بھی خود کو بالا تر سمجھتے ہیں اور rules of business سے بھی خود کو بالا تر سمجھتے ہیں اور سپیکر کے آرڈر پر آج تک عمل نہیں ہوا ۔ اس کے بعد آپ نے دیکھا جوائنٹ سیشن کے دوران آپ کو اور سپیکر کو انھوں نے ignore کیا اور ان precincts میں آپ کی اور نیشنل اسمبلی کے سپیکر کی authority چلتی ہے لیکن آپ دونوں کے کہنے پر کوئی پاس issue نہیں ہوا بلکہ presidency سے direct invitation cards issue ہوئے جس کے تحت وہ غنڈے جو نیشنل اسمبلی کے اندر تشریف لے گئے تھے ۔ بعد میں enterance lounge میں بھی نیشنل اسمبلی کے اراکین اور سینیٹرز کو جس طرح بے عزت کروایا گیا ہے مارا پیٹا گیا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے اور قوم کے سامنے ہے اور آج پھر Rules of Business کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آپ کے سامنے رولز کی کاپی پڑی ہوئی ہے یہ رولز جو ہیں یہ subordinate of the Constitution ہیں اور اس میں آپ کو پوری authority ہے اور آپ کا یہ حق بنتا ہے کہ جب کوئی ممبر arrest ہو تو آپ کو

فوراً" مطلع کیا جائے اور آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس arrest order کو اس ہاؤس کے سامنے پڑھ دیں لیکن آج یہ نہیں ہوا اور دوسری ستم ظریفی یہ ہے وہ رولز اس وقت ہے کہ اگر نیشنل اسمبلی یا سینٹ سیشن میں نہ ہوں۔ موجودہ سینٹ آپ کا سیشن میں ہے اور 17 تاریخ سے جوائنٹ سیشن کے بعد ہم in session ہیں انھوں نے سیشن کے دوران ایک معزز رکن کو اچانک arrest کر لیا۔ پتہ نہیں کل رات کو چوہدری صاحب نے کیا ڈاکہ ڈالا کہ انھوں نے آج صبح پولیس کو لگا کر انھیں arrest کروا لیا یہ ان کو معلوم ہو گا۔ لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے جناب' کہ اس حکومت نے قانون اور آئین کے ساتھ بالکل مذاق کرنا شروع کیا ہے انھوں نے پارلیمنٹ کے ساتھ مذاق شروع کر دیا ہے۔ انھوں نے معزز اراکین کا مذاق اڑانا شروع کر دیا ہے۔ میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں یہ پارلیمنٹ بجا طور پر اپنی ڈیوٹی کی بجاآوری کر سکتی ہے یا آئین کا تحفظ کر سکتی ہے یا آئین کے تحت ہم کام کر سکتے ہیں۔ یہ سب technical باتیں ہیں کوئی اس قسم کی irrelevant بات نہیں ہے اور آپ خود expert ہیں اس پر تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتیاں اگر یہ continue کرتے رہیں گے تو جو کچھ ان کے اعمال بد ہیں ان میں یہ دن بدن اضافہ کرتے جا رہے ہیں اور اس سے یہ اپنی خامیوں کی پردہ پوشی کبھی بھی نہیں کر سکتے ہیں ان کی خامیاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں یہ بوکھلاہٹ کے نتیجے میں کچھ کر رہے ہیں۔ یہ بہت غلط ہے۔ یہ پوری قوم سے مذاق ہے اور پارلیمنٹ سے مذاق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں جب تک کوئی کارروائی ممکن نہیں ہے۔ نہ ہونی چاہئے جب تک کہ چوہدری شجاعت کو اس ہاؤس میں لایا نہ جائے۔ آپ مہربانی کرکے احکامات جاری کریں سیکریٹریٹ کو تاکہ حکومت کو کہا جائے۔ دیکھیں گے کہ آپ کے حکم کی کیا وقعت ہے کیونکہ سپیکر کے حکم کے سامنے ۔۔۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی شاید اس طریقے سے کر سکیں لیکن آپ کا یہ فرض بنتا ہے as a custodian of the House کہ آپ رولز کے مطابق ان کو direction دیں کہ چوہدری کو یہاں ہاؤس میں produce کر دیں اس کے بعد جو ان کے خلاف charges ہیں criminal ہیں یا civil ہیں یا ان کے ساتھ personal کوئی معاملہ ہے وہ بعد کی بات ہے لیکن اس وقت تک یہاں ہاؤس میں کارروائی کا جاری رکھنا یا پارلیمنٹ کی کارروائی رکھنا میرے خیال میں اب ناممکن ہو گیا ہے کیونکہ جس میں آئین اور قانون اور رولز آف بزنس کی دھجیاں اڑائی جائیں اور اس پر آنکھیں بند کی جائیں اور من مانی ہو اور بچے سقے کی بادشاہی یہاں نافذ کرنے کی کوشش کی جائے تو میں نہیں

سمجھتا ہوں کہ اس پارلیمنٹ کا کوئی مقصد بنتا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین ' جہاں تک Privilege Motion کے رولز کا تعلق ہے تو اس کیس میں وہ بالکل واضح ہیں کیونکہ اس ہاؤس میں بہت سی Rulings موجود ہیں کہ اس کا سب سے بڑا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب کسی ممبر کو بطور سینیٹر اپنے فرائض کی انجام دہی سے روکا جائے اور اس کیس میں یہ بے حد افسوس کی بات ہے کہ سیشن شروع ہونے سے صرف ڈھائی گھنٹے پہلے ایک ممبر کو arrest کیا جاتا ہے اور وہ جو پچھلے سیشن میں 72(a) رول بنایا گیا تھا اس کی بالکل دھجیاں اڑا کر ایک ممبر کی بجائے participation facilitate کرنے کے اس کی participation کو obstruct کیا جاتا ہے اور یہ بالکل ظاہر ہے کے انہوں نے پچھلے سیشن میں جو تقریر کی تھی اور اب جو ان کا بزنس تھا اس کے پیش نظر یہ ایک صریحاً ان کی بھی اور پورے ہاؤس کے privilege کی خلاف ورزی ہے ۔ اگر آپ ان حالات کو دیکھیں جس میں یہ کیا جا رہا ہے تو یہ بجائے خود پورے نظام کے لئے اور اس ہاؤس کے لئے ایک خطرے کا باعث بن رہی ہے کہ جو ممبر حکومت کے خلاف بات کرے گا اس کو پیٹا جائے گا ' جو ممبر کوئی active part لے گا تو اس کو arrest کر لیا جائے گا کسی نہ کسی چارج میں ۔ تو اس ہاؤس کا جو تقدس ہے اس کا جو پورا رول ہے وہ اگر اس طریقے سے ڈرانے دھمکانے سے کم کیا جائے تو پھر یہ privilege کے رولز جو ہیں ان کا اور مقصد کیا ہے اگر ان چیزوں کا یہ تحفظ نہیں کر سکتے ۔ جو ان کا قانونی پس منظر ہے وہ بھی بڑا افسوس ناک ہے کیونکہ سنا جا رہا ہے کہ جو چارجز ہیں وہ تین چار سال پرانے ہیں ۔ کوئی ایسا واقعہ نہیں تھا کہ آج صبح شجاعت صاحب نے کوئی ایسا جرم کیا جس کے لئے ان کو فوری گرفتار کرنا ضروری تھا۔ تو اس مرحلے پر وہ جو چارج ہے وہ کیوں revive ہوا اور کیسے revive ہوا اس کے بارے میں کوئی بات واضح نہیں ہوئی۔اور یہ صرف پہلا واقعہ نہیں ہے اور بھی واقعات اس قسم کے ہیں کہ جو کام کسی corporate entity کا ہونا چاہیئے جس کی اپنی legal personality ہے اس سے ہٹ کر کسی نہ کسی directive پر جو politically زیادہ important ہو اس پر ہاتھ ڈال دیا جاتا ہے۔

تو جناب چیئرمین! یہ جس طریقے سے قانون کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں سیاسی مقاصد کے

لئے اس سے مارشل لاء کا جو دور تھا وہ بھی ماند پڑ رہا ہے ۔ یہ صرف انہی کے culture میں ہے کہ قانون کا اس قسم کا غلط استعمال کیا جائے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے ۔ اور میں ان سے پوچھتا ہوں ابھی پچھلے دنوں کورٹ کے کئی cases ایسے ہو چکے ہیں جن میں ان کے جو آرڈرز تھے maintenance of public order کے یا دوسرے ' وہ عدالتوں نے illegal قرار دیئے ہیں لیکن جن لوگوں کو arrest کیا گیا تھا انہوں نے ایک ایک مہینہ جیل میں گزارا ایک غیر قانونی حکم کی وجہ سے ۔ کون ذمہ دار ہے اس کا؟ کیا یہ ذمہ داری لیتے ہیں کہ ایسے قوانین یا ایسے چارجز جب disprove ہو جائیں گے تو یہ ان افسران کو suspend کریں گے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو چھوڑ کر اور ایک political حکم کے تحت ایسے غلط احکامات جاری کئے ؟ یہ کس قسم کی روایتیں پڑ رہی ہیں کہ جب جی چاہا جس کو جس قانون کے تحت چاہا اندر کر دیا ۔ یہ اس قدر غلط روایات رکھی جا رہی ہیں جس سے نہ صرف ہمارے قانونی نظام کو دھچکا لگ رہا ہے بلکہ پورے جمہوری نظام کو دھچکا لگ رہا ہے اور اس سے صرف ایک ہی بات واضح ہوتی ہے کہ یہ سیاسی جنگ ہار چکے ہیں اور اب بوکھلاہٹ میں ہر قانونی حربہ اور غیر آئینی ہتھکنڈہ استعمال کر کے اپوزیشن پر دباؤ ڈالنا چاہتے ہیں لیکن ان کو اب تک پوری طرح معلوم ہو جانا چاہئے کہ ہم ان چیزوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔

سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

So after the Maghrib Prayers we will meet in about twenty minutes past to Maghrib Prayers.

(The House adjourned for twenty minutes on account of Maghrib Prayers)

(بعد نماز مغرب اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین (جناب وسیم سجاد) دوبارہ شروع ہوئی)

جناب چیئرمین۔ جی جناب فتح محمد خان صاحب۔

جناب فتح محمد خان۔ شکریہ جناب چیئرمین! میری بھی اس سلسلے میں چونکہ تحریک استحقاق ہے اس لئے میں مختصراً" عرض کروں گا۔ اور وقت بچانے کے لئے میں اتنا کہوں گا کہ پہلے سے حالات اس ملک کے اتنے خراب ہیں کہ ہر جگہ پر خانہ جنگی جیسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور اگر اس سے ہم سبق نہیں سیکھ سکتے کراچی کے حالات سے' پنجاب میں مذہبی منافرت سے اور مالاکنڈ ڈویژن میں جو علیحدگی کی تحریکیں چل رہی ہیں اس سے حالات مزید خراب کر رہے ہیں۔ تو اس سے میرے خیال میں ملک کے ٹکڑے ہونے کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں اتنا عرض کروں گا کہ بجائے اس کے کہ ہم ایک دوسرے پر ہاتھ ڈالیں اور گرفتاریاں کریں ایک دوسرے کو برا بھلا کہیں اس کی بجائے اگر بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکالیں تو وہ زیادہ بہتر رہے گا۔ اس لئے میں اس کی حمایت بھی کرتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کی جنہوں نے اس کے بارے میں جو بھی الفاظ استعمال کئے ہیں میں ان کی بھی حمایت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی' جناب آفتاب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, I would submit that there is another kind of privilege which has been breached in this case and the privilege is as has been reported, he has been arrested at about 1.30 p.m.. It is quarter to 6 and upto this time there is no intimation to you that there has been an arrest of a Senator. I will quote Sir, rule 68 and invite your attention. Have you got the intimation Mr.Chairman?

Mr Chairman: Secretary Sahib have you received any intimation

Maj Gen (Retd.) Naseerullah Khan Babar: We will find out on telephone immediately.

Mr.Aftab Ahmed Sheikh: Intimation will be received here

Mr.Chairman: We are finding out.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman the rules say that a

"member arrested on a criminal charge or for a criminal offence or a sentence for imprisonment by a court or is detained under executive order of the committing judge, magistrate, as the case may be, executive authority shall immediately," the word used is "immediately". Sir, the place where the man is now under detention or under arrest is Bhara Kahu. Bhara Kahu is a place hardly at a distance of about 15 or 20 kilometer from this place. So the first privilege of this House which has been breached is that till this time there has been no proper intimation to the House. The House is in session. There was a session the day before yesterday and this has not been done. This is the first question of breach of privilege of the member of this House. The second thing which I have to submit is Sir, I believe that the offences that are involved in this case have alleged to have been committed years back and the offences are under sections 420, 406, 468, 471, 477(a) and 109 ppc and Anti-corruption Act. Sir these are not punishable to death or punishable with transportation for life.

یہ سب پر لگاتے ہیں اور ساتھ ساتھ offences یہ کیا ہیں؟ 420, 406, 468, 471(a) and 109 PPC Section 5

Sir, my submission is that section 5(g) of Anti-corruption Act 1947------

Mr. Chairman: Dr. Sahib, Prevention of Corruption Act, to whom is applicable? To everybody?

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال۔ جناب والا! یہ public servant پر ہی لاگو ہو سکتا ہے۔

Mr. Chairman: They are the Directors of a private company.

تو ان پر تو نہیں لگتا، مطلب ان پر لگے گا؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Baber: Public servants.

are also involved in these offences.

جناب چیئرمین۔ کیا وہ پکڑے گئے ہیں؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ ان کو پکڑ رہے اور ان کو پکڑیں گے۔ کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ تو یہ offences ان پر تو لاگو ہوتے ہیں ' مگر چوہدری صاحب پر تو لاگو نہیں ہوتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میں عرض کرتا ہوں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ان کو تو پکڑ ہی نہیں سکتے ہیں بلکہ یہ تو ایک بہانہ ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میں عرض کررہا ہوں

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ یہ تو آپ کا کہنا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ جناب والا! میری عرض سنیں۔

جناب چیئرمین ۔ Prevention of Corruption Act کا اطلاق چوہدری صاحب پر تو نہیں ہو گا ' بلکہ ملازمین پر ہو گا۔

Maj Gen (Retd.) Naseerullah Khan Babar: A public representative comes within this annexure they will be charged with them and I think, it is my believe, that public representatives also come within the purview of this Act.

جناب چیئرمین۔ دیکھتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ جناب والا! آپ offences کو دیکھیں؛ ایک Senator جو کہ لاہور سے چلا ہے' اس کو پکڑ کر تھانہ میں بند کردیا ہے۔ اس کے بارے میں intimation بھی نہیں دے رہے ہیں۔ اگرچہ وہ کسی murder میں ملوث ہوتے' کوئی ایسا offence ہوتا

کوئی terrorism کا act involve ہوتا تو کوئی بات ہوتی' یہ تو simple offences ہیں۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اسکے علاوہ میں تو یہ جانتا ہوں کہ جیسے ۱۶ جھوٹے کیس مجھ پر بنائے گئے ہیں' جن کا نہ کوئی سر اور نہ کوئی پیر ہے اور سات مہینے سے میں جیل میں بند ہوں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ میں سینٹ میں لایا جاتا ہوں۔ میری مثال موجود ہے کہ جب میں سینٹ میں لایا جاتا ہوں تو ان کو سینٹ میں کیوں نہیں لایا جاتا۔

میں جناب والا' جو تیسری بات عرض کرنا چاہتا ہوں' وہ یہ ہے کہ جناب چیئرمین! جو کچھ ہو رہا ہے' اس میں قانون کو صرف ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اگر ایک شخص نے یہاں کھڑے ہو کر تقریر کی' اپنا مافی الضمیر بیان کیا۔اور اگر ذرا سخت الفاظ استعمال کر دیئے ۔ دوسرے دن ہی Prosecution is launched against him کوئی پرانا کیس نکال کر اور اس کو اٹھا کر بند کر دیا۔ ۔ میری submission یہ ہے کہ آپ اپنی اتھارٹی exercise کیجئے' اس معزز سینیٹر کو جو پہلے ان کا counter-part تھا۔ He was the then Interior Minister and now the shadow Interior Minister. Now the shadow Interior Miniter اس کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ یہ سخت قابل مذمت ہے۔ میں آپ سے عرض کروں کارروائی کو آگے بڑھانے سے پیشتر پہلی بات جو ہونی چاہیئے وہ یہ His attendance must be ensured in the House, just otherwise ۔now. ان کا purpose ہی یہ ہے کہ پکڑیں اور جیل میں ڈال دیں جیسے شیخ وسیم کو ڈال دیا۔ اب جناب' صورت حال یہ ہے جیسے آپ نے ہمارے لیے production order بھیجا اور ہمیں وہاں سے یہاں بلایا وہ کوئی زیادہ فاصلے پر نہیں ہیں ۔ The place is called Bhara-Kahu وہاں تھانے میں بٹھا رکھا ہے I will just request you Sir, proceed further کارروائی اس کی یہاں حاضری کے لئے ہونی چاہیئے۔ پروبلیج ہمارا kindly do not Breach ہوا ہے۔ اس پر فوری کارروائی ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ جناب بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب چیئرمین صاحب! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ یہ پرولیج موشن منظور ہونا چاہیئے اور میں کوشش کروں گا کہ میں انشاء اللہ repetition بھی نہیں کروں گا۔ جو میرے بھائیوں نے کیا ہے ۔لیکن میں کچھ تھوڑی سی تفصیل میں جاؤں گا۔ ۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، زیادہ تفصیل میں نہ جائیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ تھوڑی سی۔ جناب بات یہ ہے کہ یہ جو انہوں نے دفعات بتائے ہیں یہ تو legal لوگ ہیں ۔ میں تو تھوڑی سیاسی بات کروں گا۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے بھینس کی چوری میں ان کے والد صاحب کو، عراقی اسلحے میں ہم لوگوں کو، بم بلاسٹ میں مجھے خود لاہور قلعے میں انہوں نے خوب مارا، آج ان کی بیٹی بھی وہی کام کر رہی ہے ۔ جو انہوں نے کیا۔ میکاولی کی کتاب پڑھ کر یہ لوگ رول کرنا تو جانتے ہیں لیکن ان کو یہ نہیں یاد کہ اس کا انجام کیا ہوا؟ بھٹو صاحب کو اللہ جنت نصیب کرے ان کا کیا انجام ہوا؟۔ آخر انجام کو بھی سوچیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اپوزیشن کو برداشت کرنے کی کوشش کریں۔ یہ تو بہت زیادتی ہے ۔ 1440 ملین(kickback) رشوت لینا وہ خیر ہے ۔ جو انرجی میں لی گئی ہے۔ 1440 ملین یو ایس ڈالر رشوت لینا ---

جناب چیئرمین۔ اس مسئلے پر آئیں ۔ اس پر پھر کسی وقت بات کریں گے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ میں اسی پر آ رہا ہوں۔ وہ تو جناب خیر ہے ۔ وہ جائز ہے۔ لیکن کسی نے بنک سے کچھ loan لیا۔ defaulter بھی نہیں ہے ۔ بنک لون لیا ہے اور وہ بنک کے لیے آپ سینیٹر کو گرفتار کرتے ہیں اور پھر شرم کی بات یہ ہے ۔ پہلے زمانے میں کچھ حیا، کچھ عزت لوگوں کی ہوا کرتی تھی۔ ممبر کی عزت کرتے تھے۔ کم از کم سیشن سے پہلے سیشن کے بعد گرفتار کیا جاتا تھا۔ یا سیشن میں ہلہ گلا نہ ہو۔ آج کل تو بالکل سب کچھ چھوڑ بیٹھے ہیں ۔ جناب میرے ساتھ آج ابھی یہ واقعہ ہوا ہے۔ میں پرلوبج موشن move نہیں کرنا چاہتا۔ صرف میں منسٹر انٹرئیر کو بتانا چاہتا ہوں۔ آج صبح دو ڈھائی بجے کے قریب انک کراس کرنے کے پاس ہی میں کتاب پڑھ رہا تھا۔ ڈرائیور نے بریک لگائی آگے دو گاڑیاں آ کر کھڑی ہوگئیں ۔ آرمز وغیرہ لیکر ۔ جی آپ واپس چلیں۔ میں نے ڈرائیور سے پوچھا کیا ہوا ؟ اس نے کہا کہ اس نے ہاتھ دیا ۔ تم رکے نہیں۔ میں نے کہا کہ بھئی کیا بات ہے۔ جی نارکوٹکس ٹاسک فورس والوں نے ہاتھ دیا تھا تم رکے نہیں۔ میں نے کہا کہ search کر لو۔ تم نے جو کرنا ہے ۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نہیں صاحب آپ کو وہاں تک واپس جانا پڑے گا۔ آپ کیوں نہیں رکے؟ میں نے ڈرائیور کو کہا کہ بیٹے رک جاتے۔ اس نے کہا جناب دس جگہ پر تو ہاتھ دیتے ہیں کس کس جگہ رکوں؟ وہاں گیا جناب، مجھ

سے وہ پوچھتے ہیں کہ آپ کون ہیں؟ میں نے کہا مجھے چھوڑیں آپ میری search کرلیں۔ کہا کہ search نہیں کرنی آپ بتائیں آپ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ بھئی آپ کون ہیں؟ میں ڈائریکٹر نارکوٹکس۔ میں نے کہا اپنا نام بتائیے ۔ نام بھی نہیں بتا رہے ۔ میں نے بتایا ۔ میں یہ ہوں اور میں سینٹ کے اجلاس کے لیے جا رہا ہوں ۔ میں کتاب پڑھ رہا تھا۔تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کو کیا پولیس سٹیٹ بنایا جا رہا ہے؟ It is police state now. خدا کا خوف کریں۔ اب یہ بھینس کی چوری، عراقی اسلحہ ۔ اب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ ہائیکورٹ کی opening میں لاڑکانہ میں ججز کو فرماتی ہیں کہ bail لیتے وقت فکر کیجئے۔ Is it not the intervention in the courts. جناب، یہ Judiciary میں intervention نہیں ہے ؟ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ہم کیا کریں ؟میں بھی بزنس مین ہوں ۔ بزنس مین کیا کرے۔ بزنس مین بزنس بیچ کر زمینیں خریدیں۔ ہم بھی جاگیردار بن جائیں۔ زمینداروں کے جو لون ہیں وہ تو معاف کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان بزنس مینوں کے لون جن کے معاف کئے گئے ہیں۔ ان کو کیوں مزید loan دیئے جارہے ہیں ۔ آپ کی اس منسٹری میں وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جن کے loan معاف ہوئے ہوئے ہیں ۔ ان کو مزید loan دیئے جارہے ہیں ۔ نئے سرے سے نئے کنٹریکٹ دیئے جارہے ہیں ۔ جو بزنس مین اپوزیشن میں بیٹھے ہیں ان کا کیا ہے ۔ ہم بزنس مینی کرتے ہیں تو جناب ہم لوگوں کو نوکریاں دیتے ہیں، تحفظ دیتے ہیں اور قوم کی خدمت کرتے ہیں ۔ کیا اس لئے کرتے ہیں کہ اٹھا کے اندر کردیا جائے ؟ کل کو ہو سکتا ہے کہ ہمارا نمبر بھی آ جائے ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ اس پریویلج موشن کو صرف accept نہیں کروانا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے powers use کرکے چوہدری شجاعت حسین صاحب کو آج بلائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ کہیں کہ ٹھیک ہے اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔

We do not go for that . We want that Ch. Shujaat should be brought here .Sir, thank you very much.

جناب چیئرمین ۔ مولانا سمیع الحق صاحب آپ movers میں سے نہیں ہیں لیکن مختصراً فرمادیں۔

مولانا سمیع الحق ۔جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ تین دن تک تو ہم

بحث کرتے رہے نہ پریس اور سوسائٹی دونوں جانین سے سرے سے ہی ہٹائے گئے
پارلیمنٹ میں ہوا۔ جس سے ایوان کا تقدس اور وقار مجروح ہوا۔ وہ تین دن کی بحث کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ ہم نے ایک قرارداد بھی متفقہ پاس کی۔ کہ اس ایوان کے تقدس کو برقرار رکھا جائے۔ اور اس کو میں سمجھتا ہوں کہ ڈائلوٹ کر دیا گیا۔ اور اس کو ارکان کے منہ پر دے مارا۔ کیونکہ یہ ارکان کچھ حیثیت رکھتے ہیں۔ کچھ آداب ہیں۔ تو اس طرح گرفتار کرنا، ہم عذاب میں ہیں۔ پورا ملک جل رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کچھ اہم مسائل سامنے آئیں گے۔ ہم نے پہلے دن پیش کیا تھا کہ مالاکنڈ ڈویژن کے حالات پر بحث کی جائے۔ کراچی کے مسئلے پر بحث کی جائے گی۔ شریعت کا نام جو لے رہے ہیں ان کو نجلا رہے ہیں۔ ان کو shoot کررہے ہیں۔ بچوں کو جلا رہے ہیں۔ مدرسوں سے طالبعلموں کو گرفتار کیا گیا ہے لیکن ان کا پتہ نہیں ہے کہ کہاں ہیں؟ اور آپریشن جاری ہے۔ اب ان مسائل پر نہ بحث کا موقع آتا ہے اور اس دوران ایک دوسرا مسئلہ ایسا آجاتا ہے کہ جس سے پورا وقار ہی تہس نہس ہو کر رہ جاتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جان بوجھ کر پورے ملک کو ختم کرنے کی سکیم ہے۔ کہ نہ جمہوریت چلے اور نہ ملک کی سلامتی محفوظ رہے۔ اس طرح تو ہر ممبر، حکومت کا ہو یا اپوزیشن کا، وہ سب اس کاروبار میں لگے رہتے ہیں۔ تو اس طرح دباؤ ڈالنا، اور اراکین اور ایوان کا وقار مجروح کرنا، بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی عبدالرحیم خان مندوخیل۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل۔ جناب چیئرمین! ہم یہاں سینٹ کے اجلاس میں شرکت کے لئے آرہے تھے تو ہمیں معلوم ہوا ہے۔ اس لئے اس حوالے سے اس پر پورا یہ بیان کرنا ہے کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب، جیسا کہ ہمارے دوسروں دوستوں نے بتایا ہے کہ مسئلہ پارلیمنٹ کی sovereignty کا ہے۔ پارلیمنٹ کے ممبران کو پارلیمنٹ میں پیٹا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ ابھی درپیش ہے اور آج بھی قانون کے process abuse کرکے سینٹ کے ایک ممبر کو، پارلیمنٹ کے ممبر کو، اور آج باقاعدہ Question list میں تقریباً اکثر سوال ان کے تھے۔ یعنی انہوں نے آج وہ سوال

پوچھنے تھے اور ضمنی سوال بھی کرنے تھے ۔ پارلیمنٹ کے ممبر کو ایسے موقع پر اگر کوئی قانونی طریقہ تھا تو ان کو سینٹ کے اجلاس کے بعد گرفتار کرلیتے ۔ لیکن اصل میں چونکہ proceedingمیں وہ حصہ لے رہے تھے ۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا اور پارلیمنٹ میں ابھی اہم اہم مسائل مثلاً جناب صدر کی تقریر پر بحث ' جو حکومت کی پالیسیز کے بارے میں ہے اس پر ابھی باتیں ہوں گی ۔ موجودہ اجلاس ہے ہی اس لئے کہ اس پر بات ہوگی ۔ یعنی ہر سائیڈ سے ہم دیکھیں' ہر پہلو سے ہم دیکھیں' پارلیمنٹ کے ایک ممبر کو اس کے پارلیمنٹ کی کارروائی میں حصہ لینے کے حق سے محروم کرکے اس کو گرفتار کر کے اس کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے' انہیں گرفتار کیا گیا ہے' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ پارٹی کو اس طریقے سے یہ جتانے کی ضرورت نہیں کہ وہ طاقتور ہیں۔ یہ ایک قسم کا اپوزیشن کے خلاف terrorism اور ایک معنوں میں state terrorism کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ اس کے بارے میں پشتو میں کہتے ہیں' اس کا ترجمہ یہ ہے کہ لوگ کھڑے تھے کہ گھوڑے پر ایک آدمی سوار تھا ' گھوڑا بڑا سرپٹ دوڑ کر آ رہا تھا' تو لوگوں نے کہا کہ شاہسوار آ رہا ہے ' شاہسوار آ رہا ہے' اس نے کہا کہ میں شاہسوار نہیں ہوں مجھے گھوڑے نے (پشتو) -------- یعنی یہاں یہ اظہار کیا جا رہا ہے کہ شاہسوار آ رہا ہے لیکن حقیقت میں یہ ہے کہ گھوڑے نے مجھے ایسے ہی اٹھایا ہوا ہے اور بھاگ رہا ہے' مہربانی کر کے گھوڑے کو پکڑیں' آپ کی مہربانی یہ ہے کہ گورنمنٹ کی پارٹی کو جو یہ مشورے دیئے جا رہے ہیں کہ ہم شاہسوار ہیں اور ہم نے گھوڑے کو اچھی طرح کنٹرول کیا ہوا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ گھوڑا آپ کو زبردستی لئے ہوئے ہے۔ مہربانی کریں' اس طریقے سے یہ حرکات کرکے اشتعال انگیز کارروائی کر کے پارلیمنٹ کو اور اپوزیشن کو' ان کی sovereignty خراب کر کے اور اپوزیشن کو terrorise کر کے یہ کام نہیں چلے گا۔ جناب والا! میں اس کی تائید کرتا ہوں' اور محترم سینیٹر صاحب کو آج آپ کی ہدایت کے مطابق سینٹ میں پیش کیا جائے' انہیں ہاؤس میں لایا جائے------

جناب چیئرمین۔ زیادہ لمبا نہ کریں ناں جی' اب بات ہو گئی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب والا ! ساتھ ہی اس پریوئیج موشن کو ریزولیوشن میں تبدیل کر کے condemnation کی شکل میں تبدیل کر کے یہ بات کی جائے۔ اس

سلسلے میں میں راجہ ظفر الحق صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اس پر غور کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب، ڈاکٹر صاحب بالکل مختصر بات کرنی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جی جناب، بہت بہت شکریہ۔ میں صرف اس معزز ایوان میں اتنی گزارش کروں گا کہ یہ جو محاذ آرائی حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے حوالے سے ہو رہی ہے ۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کا حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اس جمہوریت کی گاڑی کو جمہوری مزاج سے جمہوری انداز سے چلائیں اور جمہوری طریقہ کار کو سامنے رکھیں اور rule of law کو اہمیت دیں۔ قانون کی بالادستی ہو اور سب کے لئے یکساں طریقہ کار ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمیشہ اس ملک میں حکومت میں جو لوگ رہتے ہیں وہ بڑے بڑے قرضے لے لیتے ہیں اور یہ کوئی نیا مرض ہے، یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے، ہمیں تو تفصیلات کا پتہ نہیں ہے مگر یہ قرضوں کا جو سلسلہ ہے ہمیشہ بڑے لوگ یہ لے جاتے ہیں اور پھر واپس بھی نہیں کرتے ہیں۔ اس کے لئے بھی کوئی طریقہ کار ہونا چاہیئے۔ ویسے بہتری اسی میں ہے، ملک کا مفاد اسی میں ہے، جمہوریت کا مفاد اسی میں ہے کہ ہم سب قانون کی نظر میں یکساں نظر آئیں۔ اور حکمرانوں کی ذمہ داری اس سلسلے میں زیادہ بنتی ہے، ان کو اس بات پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے کہ جو محاذ آرائی ہے اس کو ٹھنڈا کیا جانا چاہیئے۔ حزب اختلاف کی بھی ذمہ داری ہے کہ جو مذاکرات کی پالیسی ہے اس کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ میں ان کو بھی یہ عرض کروں گا کہ جناب والا سیاست میں مذاکرات بھی ہوتے ہیں، agitation بھی ہوتی ہے۔ تو دونوں طرف سے اگر سلسلہ کچھ بہتر ہو، مذاکرات کی طرف ان کو بھی آنا چاہیئے۔ حکومت سے عرض کروں گا کہ وہ ذرا زیادہ صبر سے کام لیں اور ان گرفتاریوں سے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ معزز سینیٹر کو جو گرفتار کیا گیا ہے، یہ اس کا ایک شہری کی حیثیت سے اور اس معزز ایوان کے ممبر کی حیثیت سے privilege ہے، خاص طور پر جب ایوان کا اجلاس ہو رہا ہے تو اس دوران میں تو یہ ویسے بھی نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر حکومت کو غور کرنا چاہیئے اور صبر و تحمل سے کام لینا چاہیئے اور اس طرح کی کارروائیوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی، جی جناب بشیر ترین صاحب۔

سردار بشیر احمد خان ترین۔ مہربانی چیئرمین صاحب! ہمیں تو ابھی پتہ چلا کہ

[illegible] چوہدری جاوید صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔

کوئی ایسا ماحول بنایا جائے کہ تلخیاں بیچ سے ہٹ جائیں۔ لیکن اب پتہ چلا کہ ہمارے معزز ساتھی صاحب جو اجلاس کے لئے آ رہے تھے انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس سے صرف اس کا نہیں بلکہ میں تو یہی کہوں گا کہ ہمارے سارے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اگر اس کو گرفتار کرنا بھی چاہتے تھے تو اجلاس کے بعد بھی گرفتار کر سکتے تھے اگر واقعی انہوں نے کوئی ایسا کام کیا ہے۔ رہا یہ قرضوں کا لینا دینا یہ تو میرے خیال میں کاروبار میں ہوتا ہے یہ نہیں کہ صرف حزب اختلاف والوں نے یا چوہدری صاحب نے لیا ہو' میرے خیال میں اگر لسٹ دیکھی جائے تو اس طرف بھی ایسے حضرات بیٹھے ہونگے ان کو بھی یہی سزا دینی چاہیئے۔ لیکن ان کو بھی ہم اپنا ساتھی سمجھتے ہیں۔ اور اس اجلاس میں اس معزز رکن کو گرفتار کیا گیا ہے جس کے ابھی میں نے سوال دیکھے ہیں ان کے باقاعدہ اس اجلاس میں سوالات ہیں۔ میرے خیال میں یہ تو کوئی عجیب سا قانون بنتا جا رہا ہے۔ اگر یہی حال رہا تو جس طرح ہم نے پہلے کہا ہے یہ جمہوریت کیا ہے' میرے خیال میں تو کچھ بھی نہیں چل سکے گا۔ برائے مہربانی کر کے اس کو اسی وقت آپ اپنا اگر کوئی فیصلہ' اتھارٹی ہے' یا پاور ہے' اس کے تحت لایا جائے اس اجلاس میں ان کی باقاعدہ شرکت کو لازمی بنایا جائے۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی' جناب حافظ حسین احمد۔ میرے خیال میں بات ہو گئی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ سب کو اپنی پڑی ہے۔ کل ان کو بھی کسی نے گرفتار کرنا ہے۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک کسی ممبر پارلیمنٹ کے استحقاق کا تعلق ہے تو ہر ممبر پارلیمنٹ کا استحقاق مساوی ہے۔ چاہے وہ اپوزیشن میں ہو چاہے وہ حزب اقتدار میں ہو۔ خصوصی طور پر ہم آپ سے پوچھنا چاہیں گے کہ ان کی گرفتاری کے لئے قانونی طور پر کیا آپ کو بھی کوئی اطلاع ملی ہے' اور اگر آپ کو بھی اطلاع نہیں ملی اور کل چھٹی بھی تھی' لیکن یہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خفیہ ہاتھ کارفرما ہے کہ آج جب اجلاس کے لئے چوہدری صاحب تشریف لا رہے تھے ان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ چوہدری صاحب پہلے وزیر داخلہ تھے اور جب ہم میں سے کسی کی پکڑ دھکڑ ہوتی تو چوہدری صاحب کھڑے ہو کر اسی طرح بالکل انہی کلمات سے اس پریویلج موشن کی مخالفت کرتے جس طرح آج نصیر اللہ بابر صاحب فرمائیں گے۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ جس طرح انہوں نے

کیا تھا آج وہ خود پکڑے گئے ہیں۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس روایت کو ختم کرنا چاہیئے جہاں تک احتساب ہے اس کا تعلق ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ احتساب کے لئے ضرور آپ اقدامات کریں لیکن اس طرح نہ کریں کہ پھر جس طرح پہلے گرفتاری ہوئی تھی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ احتساب کے لئے آپ ضرور اقدامات کریں لیکن مساوی طور پر آپ اقدام کریں بلکہ وہ جو فہرست ہے اس کو اس پارلیمنٹ کے دروازے پر آپ آویزاں کریں جو 78 ارب کا قرضہ ہےاور جو بھی اس میں defaulters ہیں ان سب کو پکڑیں، تو پھر ہم سمجھتے ہیں کہ انصاف ہوا ہے۔ لیکن اگر آپ اپوزیشن کے کسی رکن کو یا جو یہاں بولتے ہیں یا سخت لہجہ استعمال کرتے ہیں ان کو پکڑا جائے گا تو ہم سمجھیں گے کہ یہ انتقامی کارروائی ہے اس لئے ہماری درخواست ہے کہ آپ فوری طور پر، آپ کو اختیارات ہیں، اس وقت اجلاس میں بلائیں، تاکہ وہ خود اپنا موقف بیان کر سکیں۔

جناب چیئرمین۔ گچکی صاحب بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ بالکل مختصر، گچکی صاحب، یحییٰ بختیار صاحب نے بھی چٹ بھیجی ہے یحییٰ بختیار صاحب کدھر ہیں۔ جی

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ یہ ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کون سی دفعات ہیں اور ان کے تحت کیا کیا ہوتا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ یہاں پر explain کرنا کہ جی اس دفعہ کی رو سے، یہ court نہیں ہے۔ ضروری ہوتا ہے کہ کسی کو جب گرفتار کیا جاتا ہے کسی سینیٹر کو یا کسی ممبر کو تو گرفتاری کے بعد چیئرمین یا سپیکر صاحب کو اطلاع دی جاتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو اطلاع بھی دی گئی ہوگی اور اگر نہیں دی ہے تو وہ صحیح نہیں ہے۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ یہ کیسز چلتے رہتے ہیں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کو کل یا پرسوں جب بھی جو بھی طریقہ کار قواعد و ضوابط کے تحت کل یا پرسوں انہیں ہاؤس میں لایا جائے میرا یہ نقطہ نظر ہے۔

جناب چیئرمین۔ اور کوئی۔ مندوخیل صاحب۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ظریف خان مندوخیل صاحب۔ بالکل مختصر مندوخیل صاحب۔

شیخ ظریف خان مندوخیل۔ جناب عالی اسی فلور پر معین قریشی صاحب کی حکومت نے کہا تھا کہ یہاں لوگوں کے ذمے اکسٹھ ارب روپے ہیں۔ اور آج پہلی مرتبہ ہم ایک معزز رکن سینٹ کی گرفتاری کا سن رہے ہیں اگر اکسٹھ [illegible]

پھر یہ گرفتاری ٹھیک ہے' اگر اور بھی defaulters ہیں تو پھر معزز رکن سینٹ کو کیوں گرفتار کیا ہے ؟ آپ مہربانی کریں سینیٹروں کا تحفظ آپ کے ذمہ ہوتی ہے ' ہمارے ہاں یہ کہاوت ہے کہ جب چرواہا کمزور ہو جاتا ہے تو بھیڑ بکریوں کو بھیڑیئے کھا جاتے ہیں ' آپ ہمارے چیئرمین ہیں جو سینیٹر گرفتار ہوتے ہیں ان کو یہ کہیں کہ دوران سیشن یہ گرفتاری نہیں ہو گی ۔ اور وزیر داخلہ صاحب سے بھی میں یہی درخواست کروں گا۔ اگر اسی سپیڈ سے گرفتاریاں شروع رہیں تو میرے خیال میں یہاں کورم کا مسئلہ ہو جائے گا ۔ ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ جو حق پر گرفتاری ہے وہ بیشک کریں ' قانون سے کوئی بھی بالاتر نہیں ہے اور کسی کو دبانے کے لئے یا سینیٹ میں بات کرنے سے روکنے کے لئے گرفتار کیا جائے' یہ صحیح بات نہیں ہے ۔ آپ مہربانی کریں ' معزز رکن کو یہاں بلا کر سینٹ کی کارروائی کے لئے حاضر کریں ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ جی ڈاکٹر صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال۔ رول 68 کے ساتھ 72(a) رول پڑھنا چاہتا تھا تا کہ پوزیشن واضح ہو جائے ' یہ آپ سب نے خود ہی پاس کیا ہے ' صرف آپ کی یاددہانی کے لئے دوبارہ پڑھ رہا ہوں ۔

> Rule 72(a) : "Production of a member in custody for a sitting of the Senate or meeting of a Committee, the Chairman or the Chairman of a Committee may summon a member in custody on the charge of any offence or under any law relating to preventive detention to attend a sitting or sittings of the Senate or meeting of a Committee of which he is a member, if he considers his presence necessary."

ہم سمجھتے ہیں کہ چوہدری صاحب کی presence یہاں پر واقعی necessary ہے because he is a very important member رکن ہیں ہمارے اس مجلس کے اور آپ کو یہ اختیار ہے کہ ان کو یہاں پر بلوائیں اور ہماری آپ سے یہ استدعا ہے کہ ان کو فوری طور پر اور اسی وقت یہاں پر بلایا جائے اور اگر نہیں بلا سکیں گے یا انہوں نے نہیں ان کو بلوانے دیا تو پھر

ہم یہاں سے سب اٹھ کر چلے جائیں گے۔ بس میں نے اتنی ہی گزارش کرنی تھی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر۔ جناب، میرے ساتھیوں نے مختلف حوالوں سے چوہدری شجاعت حسین صاحب کی گرفتاری کے بارے میں اپنے خیالات کا، جذبات کا اظہار کیا ہے۔ میں بڑے اختصار کے ساتھ ایک حوالے سے اس واقعے کے بارے میں گزارش پیش کروں گا۔ یہ حکومت یہ دعویٰ کرتے نہیں تھکتی کہ وہ جمہوریت کی چیمپئن ہے اور جمہوریت کی نگہبان ہے اور اس نے جمہوریت کو بحال کیا ہے۔ جناب عالی! اسی قسم کے مقدمات ان ادوار میں بھی بنائے جاتے رہے، جن کے بارے میں ان لوگوں کا ہی دعویٰ ہے کہ وہ آمرانہ ادوار تھے۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ کون اس ملک میں آمر تھا اور کون نہیں تھا، کیونکہ اس میں بہت سے پردہ نشینوں کے نام آئیں گے۔ اس لئے میں مختصر طور پر یہ گزارش کروں گا کہ اگر اسی قسم کے اطوار جن پر یہ تنقید کرتے ہیں اور ان اطوار کی وجہ سے ان ادوار کو یہ آمرانہ قرار دیتے ہیں، اگر خود بھی یہی طور طریقے اختیار کرتے ہیں تو پھر کس منہ سے یہ جمہوریت کا دعویٰ کرتے ہیں؛ جناب، چوہدری شجاعت حسین نے گزشتہ اجلاس میں چند باتیں ایسی کہی تھیں جن پر اقتدار کی جبینوں پر شکن آئے، اور اسی وقت ہمارا یہ خیال تھا کہ اس تقریر کے بعد شاید حکومت ان کو اگلے اجلاس میں آنے سے روکنے کی کوشش کرے گی، اور وہی ہوا جس کا ہمیں خدشہ تھا اور جیسا کہ یہاں کہا گیا ہے، کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ یہاں ایک دہشت گردی کا ماحول پیدا کیا جائے، ایک رعب طاری کرنے کی کوشش کی جائے اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس قسم کے ماحول سے نہ کوئی دہشت زدہ ہو سکتا ہے نہ کوئی اس قسم کے رعب کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہے اور نہ کوئی اثر لینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن ایسے کاموں سے حکومت اپنی ہی ساکھ کو تباہ کر رہی ہے اور اپنے دن، جو پہلے ہی گنے جا چکے ہیں وہ قریب الاختتام ہیں اور زیادہ لانے کی کوشش کر رہی ہے، اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا نہ صرف آپ چوہدری شجاعت حسین صاحب کو جو اس ایوان کے معزز ممبر کے طور پر، اس ایوان کی کارروائی میں شرکت کا موقع عنایت فرمائیں اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ چاہوں گا کہ یہ پورا ایوان اس گرفتاری کی مذمت کرے اور اس کو Privilege Commitee کے سپرد کرکے اس کو ہدایت

کی جائے ایوان کی طرف سے کہ وہ جلد از جلد اس سلسلے میں بلکہ ---پورا House اس کو consider کرے بطور ایک استحقاق کے مجروح ہونے کے اور اس پر اپنا فیصلہ صادر کرے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے چوھدری صاحب کو یہاں لائیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب۔ Interior Minister جی۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, I have heard all the speeches, I am ashamed because they call for accountability, they call for Islamic equity and justice and fair play and on the other hand just because one Senator has been napped for a criminal offence, they all go up and say that he must come here. I do not understand these ethics I do not understand these principles. All along every morning in the newspapers there is a demand that there must be accountability, there must be accountability. What the Government is doing about it? When we set about it, then these gentlemen come up and they claim privileges. I do not see anything....

پرسوں نیشنل اسمبلی میں سب نے یہی کہا کہ حضرت علی کے ساتھ یہ ہوا حضرت عمر کے ساتھ یہ ہوا، اب low standard کی باتیں کیوں ہو رہی ہیں؟ ان کی باتیں تو یہ کرتے ہیں لیکن ان کو follow پھر یہ نہیں کر پاتے۔ مجھے افسوس اس بات کا ہے۔ کوئی privilege کا breach نہیں ہوا،

because he has been arrested in a criminal charge, it is not a preventive detention that they can call for it. The fact is, there is no breach of Privilege but if they wanted to go to the Privilege Committee, I have no objection to it. Whatever the House wants, I do not subscribe to individual. The fact is, there are 10 commandments as people say, one of them is "thou should not cheat" but the last one, eleventh one, is that thou has not been caught,- he has been caught that is his fault. My teacher also used to tell me Mr. Katch Kol, he said your

fault is not for cheating, it is for having been caught at it. So he has been caught and that is his guilt. Now the brief facts of the case which is being charged under FIR 11/94-SIU, FIA Headquarters, Islamabad. Initially, they asked for 249 million for expansion of Phalia Sugar Mill on the 23rd of February, 1991 from the ICP and Consortium. That was not granted. Then on the 25th of August, 1991, they asked for 300 million to pay off the liabilities of NICFC. Now, what had happened was that they have got a loan of 200 million from NICFC with which they set up the plant and the factory went into production. But later on, what happened was, on the 2nd of September, 1991, the mill paid off the 200 millions that was due to the NICFC and redeemed by a registered deed the properties of M/S Phalia Sugar Mill. So the story end there. But they did not end there. What they did was that on the 5th of September fraudulently they borrowed the 30 crores from ICP against a registered deed inspite of the fact that they had already repaid the 20 crores Therefore, what happened was that liability had been cleared but fraudulently in the name of that liability, they got another loan of 30 crores which was put into their account.

جناب چیئرمین - نہیں، آپ نے جو یہ کاغذات دیئے ہیں اس میں آپ نے لکھا ہے کہ

vide application dated 25-8-1991, the accused stated that the loan was needed to pay off its outstanding liability.

یعنی 25-8-1991 کو انہوں نے درخواست دی کہ ہمیں loan چاہیئے to pay off our outstanding

پھر آگے لکھا ہوا ہے کہ on 2-9-1991 which is of course later

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ انہوں نے pay کر دیا۔

جناب چیئرمین - تو pay کب کیا۔ اگر 2-9-1991 کو pay کیا تو 25-8-1991 کو نہیں کیا ہو گا۔

میجر جنرل ریٹائرڈ نصیراللہ خان بابر۔ Loan پہلے pay کرکے کاغذات اپنے پاس لے لئے۔ یعنی

that transaction ended there. But on the 5th of September on the same plea they took a loan of 30 crores, whereas that ground did not exist of 20 crores, because that had already been cleared. So in total, it means that transaction of 50 crores. What do you mean by "so what" ? That mean you keep looting the country and you say so what. I am ashamed. And the fact is that the firm also is in liquidation because of defaulting. Because someone did ask this question whether they have defaulted, if they have defaulted they should have been asked. They have defaulted and they are in liquidation. But this is a different offence because fraudulently they obtained a second loan when there was no purpose for that. They have got the loan, they have repaid that first 20 crores, but then they took the 30 crores and put it in their pockets. And that is the offence that he is being charged with under section 420, 468, 471, 477 (a)109 TCP because the entire Directorsare involved and the officers of the Bank are also involved-so they will all be proceeded against in it.

جناب چیئرمین۔ اچھا دوسرا ان کا یہ تھا کہ جی آپ نے اطلاع نہیں دی in accordance with the rules تو اس میں

I have now been told that a telephonic information was received by the P.S. to the Secretary, one Ch. Fazal Muhammad who said that he was informed by the Deputy Director FIA that Mr. Shujat Hussain has been arrested today. But our rules require that the information has to be in writing.

Lt. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: That is coming on its way because the officer has to take him to Bhara Kahu because the other

MNAs and people were following them and that is why he did not have the time to file that written report immediately but he conveyed on telephone which is to be confirmed in writing and he was told that all right we have been informed, you can do the writing part later.

جناب چیئرمین۔ جی جناب any thing ۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ہمارا خیال یہ تھا کہ وزیر داخلہ ایسے کوئی چونکا دینے والے حقائق ہاؤس کو بتائیں گے جس سے یہ تاثر پیدا ہو گا کہ اس قسم کا انتہائی اقدام کرنا واقعی ان کے لئے بہت ضروری تھا ۔ لیکن جو انہوں نے کہا ہے وہ ہمارے اس خیال کی تقویت کا باعث بنتا ہے کہ یہ اسی قسم کے معاملات میں سے ایک معاملہ ہے جہاں خواہ کوئی جرم کرے یا نہ کرے چونکہ خواہش اور ارادہ یہ ہے کہ اسے اندر کرنا ہے' اس کی تذلیل کرنی ہے' اس لئے کوئی نہ کوئی صورت بنا کر ضرور اس کو گرفتار کرانا ہے ۔اب اس میں آپ نے خود ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ جو کچھ بھی یہ transaction ہوئے ہیں اس میں انہوں نے کہا ہے کہ پہلا جو انہوں نے لون لیا وہ واپس کر دیا' اب یہ بھی ایک جرم بن گیا ہے کہ loan لیا ہوا واپس کیوں کیا ؟ پھر اس کے بعد انہوں نے دوسرا loan اور لینے کی اجازت چاہی' تو کیا یہ مناسب نہیں تھا کہ کوئی شخص اپنی فیکٹری کی expansion کے لئے کوئی loan لینا چاہے اور اسے loan ابھی دیا بھی نہ گیا ہو تو کیا اس سے یہ پوچھا نہیں جا سکتا کہ ہمارے کاغذ' ہمارے allegation' ہمارے الزامات یہ ہیں ؟ آپ کے پاس اس کی کوئی explanation ہے اور اگر کوئی explanation نہ ہو تو پھر بھی justification یہ بنتی ہے کہ آدمی کسی پر ہاتھ ڈالے۔ لیکن کسی بھی شخص کی جو اپوزیشن میں ہے' اگر تذلیل کرنی ہو تو طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے اس کو arrest کرو ۔پھر اس کے بعد اس سے پوچھیں کہ کیا معاملہ تم نے کرنا ہے۔ اب اگر یہی انصاف کا تقاضہ ہے ' یہ طریقہ ہے حکمرانی کا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات اپنے انجام کو ضرور پہنچے گی ۔ کیونکہ ان کے اس بیان سے ہی یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ان کو گرفتار پہلے کیا اور ان سے پوچھیں گے کہ آپ نے یہ دوسری درخواست دوبارہ loan کے لئے کیوں دی تھی ؟ اب اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے ؟ اور آپ نے دیکھا جو انہوں نے سیکشن بتائے ہیں لاء کے وہ کم و بیش سارے ہی

bailable offences ہیں' وہ سول ٹائپ کے offences ہیں اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں اس سے بڑی زیادتی کسی رکن کے ساتھ کیا ہو سکتی ہے خواہ وہ اپوزیشن کا ہو یا کسی اور سائیڈ کا ہو' خواہ وہ سیاست میں ہو یا نہ ہو۔ اور اصل بات یہ ہے کہ چونکہ لوگ اکٹھے ہو رہے تھے موجودہ حکومت کی کارکردگی کی وجہ سے ' اس کے خلاف ایک کارروائی کے لئے اور چوہدری شجاعت حسین نے کراچی کا سفر کیا' وہ پیر صاحب پگاڑا کو ملے۔ وہ دوسرے لوگوں کو ملے اور پھر وہ لاہور آئے ۔اور وہاں سے انہوں نے یہاں پہنچنا تھا ۔ حکومت کا اصل مقصد تاثر یہ دینا تھا کہ ان لوگوں کے پاس نہ جاؤ' ان لوگوں کا ساتھ نہ دو جو خود اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے ان کو گرفتار کیا گیا ۔ان کا کوئی قصور نہیں۔ جو کچھ انہوں نے پڑھ کر سنایا ہے خدا کی قسم اس پر تو کسی انسان کو ہاتھ بھی نہیں لگایا جا سکتا ۔ کسی کورٹ میں جب یہ معاملہ جانے کا اور عدالتوں میں جب معاملات جاتے ہیں آپ کے علم میں ہے کہ کئی کئی سال لگ جاتے ہیں بریت کے نتیجے تک پہنچنے کے لئے ۔ لیکن اس سے پہلے ہی انسان کی تذلیل ہو چکی ہوتی ہے ۔اس کے سال ضائع ہو چکے ہوتے ہیں ۔ اور یہ ظلم ہے' یہ زیادتی ہے۔ اس لئے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ بیان سننے کے بعد ۔ ہمارے اس خیال اوراس خدشے کو تقویت پہنچتی ہے کہ یہ سارا ڈرامہ ایک خاص situation کو روکنے کے لیے کیا جا رہا ہے اور آج جیسا کہ House کے ممبران نے یہاں کھڑے ہو کر اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اب' اگر چودھری شجاعت حسین کو نہیں لایا جاتا' ایوان کی کارروائی میں شریک نہیں کیا جاتا ' تو اس وقت تک ہم اس کارروائی میں شریک نہیں ہوں گے۔ اس لیے ہم آج walk out کرتے ہیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب چیئرمین! یہ ۵۰ کروڑ روپیہ ایک پھالیہ شوگر مل پہ لیا گیا ہے میں یہ House میں مطالبہ کرتا ہوں کہ Minister Finance سے کہ یہ بتائیں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ایم این اے سندھ کے جتنے بھی ہیں ایک ایک ایم این اے نے ۷۰۔۷۰ کروڑ روپے ایک ایک شوگر مل پہ loan لیا ہوا ہے۔ یہ شوگر مل جو ہے ۔ 100 کروڑ روپے کی شوگر مل ہے ۔ اگر ۵۰ کروڑ لے لیا تو کیا قیامت آ گئی ؟ یہ کونسی آخر مثال ہے ۔یہاں ؟ یہ کوئی شرافت ہے کہ ۵۰ کروڑ loan لیا تو آپ اس کو اندر کر دیں ؟ عجیب سی بات ہے' میں تو نہیں سمجھتا۔ سندھ کا ایک ایک ایم این اے تین تین شوگرملوں کا مالک ہے اور ہر ایک نے ۷۰۔۷۰ کروڑ روپے loan لیا ہوا ہے۔ یہ ثبوت موجود ہیں ' آپ ان سے پوچھئے وہ Minister Finance

لائیں ریکارڈ اور دکھائیں۔ یہ کونسی بات ہے کہ شوگرمل والے نے loan لیا ۵۰ کروڑ تو اسے اندر کر دیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے ارکان واک آوٹ کر گئے)

جناب چیئرمین۔ جہاں تک تو اس Privilege Motion کا تعلق ہے اس پہ

I reserve my ruling. On the other matter, regarding the production of the Senator concerned, I will be passing the orders today.

Syed Iqbal Haider: Sir, if in the meantime I may lay only the Ordinances. I have requested Malik Sahib to pursuade the Opposition to come back.

جناب چیئرمین۔ جی lay کر دیں۔

Syed Iqbal Haider: Thank you. Sir, with your permission only the laying of the Ordinances. I lay before the Senate the following Ordinance as required by clause 2 of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

1. The Banking Companies (Third Amendment) Ordinance, 1994 (LXIV of 1994).

2. The Banks (Nationalization) (Third Amendment) Ordinance, 1994 (LXV of 1994).

3. The Heavy Industries Board Ordinance, 1994 (LXVII of 1994).

4. The Tribunal for Disadvantaged Persons Ordinance, 1994 (LXVIII of 1994).

Sir, I may also lay the speech of the President.

With your permission Sir, I lay on the table an authorised copy of the address of the President of Pakistan under Article 56(3) of the Constitution made before the

two Houses assembled together on the 14th November, 1994, as required by sub-rule (2) of Rule 29 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Chairman: This is a formal proceeding. I will adjourne the House for 15 minutes so that you can bring those people back to the House.

(The House is adjourned for 15 minutes)

(وقفہ کے بعد کی کارروائی)

جناب چیئرمین۔ Law Minister صاحب کدھر ہیں؟

سید اقبال حیدر۔ جناب والا۔

جناب چیئرمین۔ Law Minister صاحب اب کیا کرنا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین۔ ابھی ملک قاسم صاحب، سید خورشید صاحب اور ہمارے دیگر ساتھیوں نے کافی کوشش کی ہے کہ حزب اختلاف کو راضی کیاجائے کہ وہ ایوان کی کارروائی میں باقاعدگی سے حصہ لیں۔ لیکن اس میں ہمیں ابھی تک کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے تجویز ہے کہ اجلاس کو کل شام چار بجے تک کے لئے ملتوی کر دیں۔

Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet again tomorrow at 4.00 p.m.

ٹھیک ہے جی۔

[The House was then adjourned to meet again at 4:00 p.m. in the evening on Wednesday, November 23, 1994]

PCPPI—1077 (96)Senate—12-6-96—180.